

پھروطنٲ کی طرف

ولاوت: ۱۹۰۲ء

مولانا صلاح الدین احمد

وفات: ۱۹۶۴ء

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
آفرینش	پیدائش	رجعت	واپسی
اعلائے کلمتہ	اللہ کا کلمہ بلند کرنا	رَفَعْتَ	بلندی
اللہ			
اقطاع	(قطع کی جمع) ٹکڑا،	صُغْتُ	کمزوری
الہام	وہ بات جو اللہ کی طرف سے دل میں آئے	فُروغ	ترقی
انحراف	منحرف ہونا، دُور ہٹنا	قطعیّت	پورے یقین سے
بحر بے پایاں	سمندر جس کی تہ بہت گہرائی میں ہو	متصرف	استعمال میں لانا
بہرہ مند ہونا	فائدہ اٹھانا	مَرَّ غَزَار	سبز ازار، چمن
بے کراں	بغیر کناروں والا، وسیع، لمبا چوڑا	مُعَمَّا	پہیلی
تاسیس	افتتاح، ابتدا	نصب العین	بنیادی مقصد
ترک تاز	دوڑ دھوپ	نعمتِ عظمیٰ	عظیم نعمت

جرات، ہمت	یارا	میرے منہ میں خاک (کوئی بُرا کلمہ منہ سے نکالتے ہوئے کہتے ہیں)	خاکم بہ دہن
-----------	------	--	-------------

مشق

سوال نمبر ۱۔ درج ذیل کے فقر جوابات دیں

(الف) پاکستان کے قیام سے پہلے اسلامیان ہند کے دل کسی جذبے سے سرشار تھے؟

جواب: پاکستان کے قیام سے پہلے اسلامیان ہند کے دل جس دلی جذبات سے سرشار تھے دو وحدت ملت کا جذبہ تھا اور اگرچہ اس جذبے نے ہمارے فکر و شعور سے وطنیت کو یکسر مٹا دیا لیکن یہی جذبہ بلاآخر ہمارے قومی وطن کے قیام کا باعث بنا۔

(ب) مارا قومی نصب العین کیا ہے؟

جواب: اپنے ملی مفاد کی حفاظت اور ملی مقاصد کا فروغ، وطن پروری اور وطن دوستی ہے

(ج) قومی نصب العین کے حصول کا سیدھا راستہ کون سا ہے؟

جواب: وطن سے والہانہ محبت کا ہے۔

(د) ہمیں "پاکستان" کا تصور کس نے دیا؟

جواب: شاعر مشرق علامہ محمد اقبالؒ

(ه) اقبالؒ نے مسلمانان ہند کی عملی سیاسیات کی طرف اپنی توجہ کیوں مبذول کی؟

جواب: علامہ اقبالؒ نے مسلمانان ہند کی عملی ریاست کی طرف اس لئے توجہ دی کہ انہیں اس بات کا ادراک تھا کہ انگریز کے رخصت ہونے کے بعد مسلمانان ہند ہندوؤں کے غلام بن جائیں گے۔ چنانچہ ضرورت اس امر کی تھی کہ مسلمانان ہند کیلئے ایک آزاد اور خود مختار ملک کا قیام عمل میں لایا جاسکے۔ علامہ اقبالؒ مسلمانان ہند کی حالت زار دیکھ کر بہت غمگین رہتے تھے جب مسلم لیگی رہنماؤں اور بالخصوص قائد اعظمؒ نے آپ سے عملی سیاست میں حصہ لینے کا مطالبہ کیا تو آپ نے مسلمانان ہند کی عملی سیاسیات کی طرف توجہ کی۔

(و) اقبالؒ کا تصورِ پاکستان اس کے آفاق گیر تصورِ ملت سے کیوں نسبت نہیں رکھتا تھا؟

جواب: جب شاعرِ مشرق نے جذبات سے انکار کی طرف انحراف کیا، تو اسے مومن کی ترک تازی کے لیے اس جہان کی وسعتیں اور اس کے سفینے کے سفر کے لیے بحرِ امکاں کی ناپید کناریاں بے کار اور بے معنی نظر آئیں اور اس نے اپنے تاریخی خطبے میں مسلمانوں کو اس ملک کے شمال مغربی کونے میں ایک قوی وطن کی تاسیس و تشکیل کی دعوت دی۔ شاعرِ آسمان کی بلندیوں اور وسعتوں سے اتر کر زمین کے ایک تنگ و ٹکڑے کی حدود میں ملت اور اس کے مفاد کو محدود کرنے پر نہ صرف آمادہ ہو گیا، بلکہ اسی میں اس کو اس کی نجات بھی نظر آئی۔

(ز) جب ہم نے آزاد وطنِ پاکستان حاصل کر لیا تو بقولِ مصنف اب منطقی طور پر ہمارے لیے کیا لازم ہے؟

جواب: منطقی طور پر ہمارے لیے یہ لازم ہو جاتا ہے کہ ہم اس کے تحفظ اور اس کے فروغ کو تمام دیگر فرائض ترجیح دیں کیونکہ اگر ہمارا وطن قائم رہے گا، تو ہمیں خدمتِ دین اور تعمیرات کے موقع بھی ملیں گے، ہم اعلیٰ کلمۃ اللہ بھی کر سکیں گے اور حقونی انسانیت بھی ادا کر پائیں گے، لیکن اگر خدا نخواستہ وطن کو ضعف پہنچایا، ملک پر آفت آئی، تو یہ ہم بچے رہیں گے اور نہ ہماری مسلمانی اور خاتمِ بدہن، ملک کا زوال، ملت کا زوال بن جائے گا۔

(ح) ٹیپو سلطان، سلطان عبد الحمید ثانی، سید جمال الدین افغانی اور علامہ اقبال کس مشترک تصور کے مبلغ

تھے؟

جواب: ٹیپو سلطان، سلطان عبد الحمید ثانی، سید جمال الدین افغانی اور علامہ اقبال ایک اسلامی وطن کے قیام کے

مشترک تصور کے مبلغ تھے۔

سوال نمبر ۲:- درج ذیل سوالات کے مفصل جوابات تحریر کریں

(الف) مضمون میں مصنف نے کن اہم نکات پر روشنی ڈالی ہے؟

جواب: قیام پاکستان سے پہلے اسلامیان ہند کے دلی جذبات، اقبال کا تصور پاکستان، قیام پاکستان کے بعد ہم پر عائد

ذمہ داریاں۔

(ب) پاکستان کا قیام برصغیر کے مسلمانوں کے لیے کیوں ضروری تھا؟

جواب: ملت اسلامیہ ہند کو اپنے تحفظ اور اپنے فروغ کے تقاضے پورے کرنے کے لیے کسی پر بے پایاں یا کسی آسان بے کراں کی ضرورت نہیں تھی، بلکہ ایک ایسے خطہ زمین کی حاجت تھی، جس میں سما کر یا سنٹ کر، پھیل کر یا بٹ کر کے اسے ایک آزاد اسلامی زندگی بسر کرنی تھی

(ج) ملت اسلامیہ کے اتحاد کے ضمن میں پاکستان کا کردار ادا کر سکتا ہے؟

جواب: پاکستان جغرافیائی طور پر ایک ایسی جگہ واقع ہے جہاں ایک طرف سمندر ہے اور دوسری طرف وسطی ایشیائی ممالک کے ساتھ پاکستان ایک رابطہ پل کا کردار ادا کر رہا ہے۔ وسط ایشیا کے مسلمان ملکوں اور عرب ممالک کے ساتھ پاکستان کے دوستانہ تعلقات ہیں۔ اس کے علاوہ پاکستان دنیا کی ساتویں اور اسلامی دنیا کی پہلی ایٹمی طاقت ہے۔ پاکستان معدنی ذخائر سے بھی مالا مال ہے۔ ان تمام خوبیوں کو مد نظر رکھتے ہوئے پاکستان ملت اسلامیہ کے اتحاد میں ایک اہم کردار ادا کر سکتا ہے اور ادا کر بھی رہا ہے۔

(ر) بقول مصنف ہم کیوں کر اعلیٰ کلمۃ اللہ کر سکیں گے؟

جواب: اگر ہم اپنے پیارے وطن پاکستان کی حفاظت اور ترقی کو فرض اولین سمجھیں، اپنے ذاتی مفادات سے نکل کر اجتماعی مفادات سے نکل کر اجتماعی مفادات کی فکر کریں اور ہم نے دلی خواہشات کو ملی مفاد پر ترجیح دیں اور ملکی مفاد عزیز رکھیں تو جب ملک محفوظ ہوگا، خوشحال ہوگا تو ہم "اعلائے کلمۃ اللہ" بھی کر لیں اور ہم خود بھی خوشحال رہیں گے اور اقوام عالم میں عزت و تکریم کی نگاہ سے دیکھے جائیں گے۔ بقول مصنف جب تک ہمارا ملک پاکستان قائم ہے ہم اعلائے کلمۃ اللہ کر سکتے ہیں۔ ہم اپنی نظریات کی حفاظت اس وقت تک نہیں کر سکتے۔ جب تک پہلے اپنے ملک کی حفاظت نہ کریں۔ اگر ملک کی سالمیت کو کوئی خطرہ لاحق ہو تو دین کی حفاظت بھی ناممکن ہوگی۔

(۵) ایک ہوں مسلم، حرم کی پاسبانی کے لیے نیل کے ساحل سے لے کر تابہ خاک کا شفر

یہ شعر کس شاعر کا ہے؟ اس مضمون کے تناظر میں شعر کا مفہوم واضح کریں۔

جواب: یہ شاعر مشرق اور مفکر اسلام علامہ اقبال کا شعر ہے اقبال کا پیغام اسلام کا پیغام ہے۔ وہ ہر مسلمان کو مرد مومن دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس شعر میں اس نے عالم اسلام کے اتحاد پر زور دیا ہے اگر مسلمان متحد ہو جائیں تو وہ بہت کم وقت میں دنیا کی بہت بڑی قوت بن جائیں گے۔ اقبال چاہتے تھے کہ دریائے نیل (مصر) کے ساحل سے لے کر چین کے صوبے سنک یانگ کے مسلم اکثریتی شہر کا شفر اور خیبر سے لے کر سندھ تک مسلمان اکٹھے ہوں اور وہ

حرم پاک کی حفاظت کا بیڑہ اٹھائیں۔ رنگ و نسل اور زبان کی تمیز مٹا کر ایک جان ہو جائیں مصر سے لیکر چین تک اُن میں ہم آہنگی ہو۔ ایک دوسرے کے درد کو محسوس کریں۔

سوال نمبر ۳:- درج ذیل جملوں میں اداوی افعال کی نشاندہی کریں

(الف) میں نے سلیم کو زمین پر پٹخ دیا۔

(ب) اُسے اپنی بات واضح کرنے دو

(ج) اندھا اچانک کڑھے میں گر پڑا

(د) جاگ اٹھا ہے سارا وطن ساتھیو!

(ه) جو میں نے سنا ہے وہ مجھ سے بیان نہیں ہو سکتا

جواب: اداوی افعال: (الف) دیا (ب) دو (ج) پڑا (د) اٹھا (ه) سکتا

سوال نمبر ۴:- درج ذیل الفاظ پر اعراب لگائیں۔ وطنیت، مفکر اسلام، متصرف، تصور ملت، تحفظ، بر

عظیم۔

جواب:

الفاظ	اعراب	الفاظ	اعراب
وطنیت	وَطَنِيَّةٌ	تصور ملت	تَصَوِّر مَلَّتْ
مفکر اسلام	مُفَكِّرِ اِسْلَامٍ	تحفظ	تَحْفُظُ
متصرف	مُتَصَرِّفٌ	بر عظیم	بِرْ عَظِيمٍ

رُموزِ اوقاف:

قوسین (): قوسین، قوس (کمان) کی جمع ہے۔

عبارت میں ایسا جملہ یا بیان جس کا اصل مضمون سے تعلق نہ ہو، یا جملہ معروضہ کو قوسین میں لکھا جاتا ہے۔

مثلاً: احمد کے والد (جو کہ ڈاکٹر ہیں) کل سعودی عرب جا رہے ہیں۔

خط 0:

یہ علامت جملہ معترضہ کے پہلے اور آخر میں لگائی جاتی ہے۔

مثلاً:- میری رائے میں باگرچہ میں ماہر تعلیم تو نہیں ہوں ہمارے نظام تعلیم میں بات سی خامیاں ہیں۔

جب ایک لفظ کی وضاحت میں کسی دیگر الفاظ استعمال ہوں لفظ کے بعد یہ نشان لگاتے ہیں۔

سارا مکان دیواریں، فرنیچر، پردے اور بجلی کا سامان جل کر راکھ ہو گیا۔

سلیم بلکہ اس کا سارا خاندان سعودی عرب چلا گیا۔

سوال نمبر 2۔ درج بالا موزاوقاف کو مد نظر رکھتے ہوئے دو دو جملے تحریر کریں۔

جواب: قوسین ():

(۱) علی (حسین کا بھائی) سکول جا چکا ہے۔

(۲) مراد دوست شہزادہ (جوبی)۔ اے کا طالب علم تھا (کل وفات پا گیا)۔

(۳) صابری کلوری (مرحوم) اچھے آدمی تھے۔

(۴) ٹیپو سلطان (حکمران یسور) ایک نڈر سپہ سالار تھے۔

خط (-):

ثمیر اور اس کے تمام دوست۔ لاہور چلے گئے۔

نعمان ماور میں آپ کے پاس آئے۔

یہ جاننے کے باوجود کہ اس میں خطرہ ہے وہ دریا میں کود گیا۔

سیلاب۔ لوگوں کے گھر بہا کر لے گیا۔

Perfect24u.com

Perfect24u.com

Perfect24u.com

Perfect24u.com

Perfect24u.com

Perfect24u.com

Perfect24u.com

Perfect24u.com

Perfect24u.com

Perfect24u.com

Perfect24u.com

Perfect24u.com

Perfect24u.com

www.Perfect24u.com